



خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (البخارى)

تَحْسِينُ الْقُرْآنِ

محمد يوسف صدیقی

www.KitaboSunnat.com



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

عبدالله عرباض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(البخاری)

تَحْسِينُ الْقُرْآنِ

www.KitaboSunnat.com

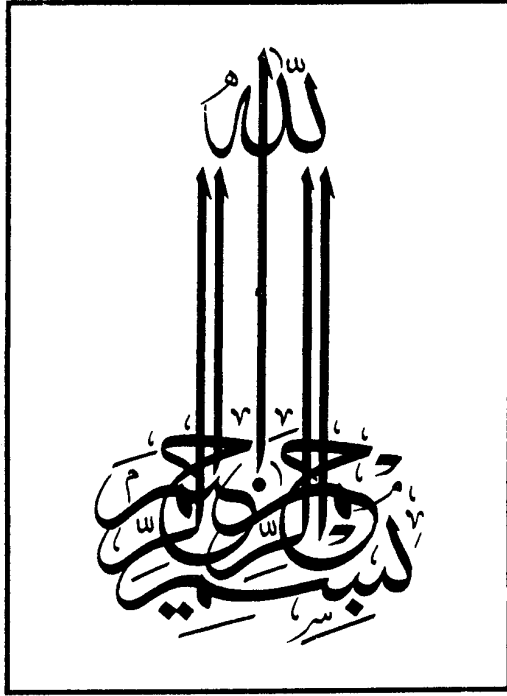
محمد یوسف صدیقی عفی عنہ

نام کتاب تحسین القرآن
نظر ثانی فضیلۃ الشیخ جناب
قاری المقری محمد ادریس العاصم صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب	
مصنف محمد یوسف صدیقی
کمپوزنگ حافظ عابد نعیم

شرکت پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور

ملنے کے پتے:

- 1 مرکز تحفیظ القرآن والسنة مسجد اقصیٰ بلاک نمبر 1 سکیٹر اے ٹو، ٹاؤن شپ لاہور
- 2 مرکز القدس 13- بی، ون۔ ٹاؤن شپ لاہور
- 3 انجینیئر زبیر ایڈووکیٹ ڈکان نمبر 3 گل بی ٹونزد وارد دفتر کالج روڈ لاہور
- 4 مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور



تحسین القرآن¹

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد قال النبی ﷺ خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ، امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عالی فرمان کے مطابق یقیناً اور بلاشبہ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے والے افضل ترین لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ سعادت نصیب فرمائے آمین عزیز القدر قاری محمد یوسف صدیقی سلمہ اللہ معروف قاری ہیں الحمد للہ قرآن بہت عمدہ پڑھتے ہیں بہترین پڑھاتے ہیں اور اچھا لکھتے ہیں، انہوں نے عوام الناس، حفظ القرآن اور ناظرہ پڑھنے والے طلباء کے ساتھ خیر خواہی کے جذبہ سے تجوید کے موضوع پر ایک مختصر کتاب تحسین القرآن کے نام سے مرتب کی ہے جس میں مسائل تجوید کو آسان انداز میں پیش کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور ان کا یہ جذبہ انتہائی قابل قدر اور تحسین کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے قرآن پڑھنے والے حضرات کو استفادہ کی توفیق بخشے اور اسے شرف قبولیت سے نوازے اور مرتب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

۱۴ ۱۴۲۳ھ شوال بروز جمعرات

العبد محمد ادریس العاصم غفر اللہ لہ

تحسين القرآن 2

بسم الله الرحمن الرحيم .

رسالہ تحسین القرآن مرتبہ قاری محمد یوسف صدیقی صاحب نظر سے گزرا
قرآن پاک کو اچھی آواز سے اور فن تجوید کے مطابق صحیح تلفظ کے ساتھ
پڑھنے کیلئے بہت آسان کر کے ترتیب دیا گیا ہے اُمت کیلئے اس فن کو عام فہم
بنانا قرآن کی عظیم خدمت ہے اللہ قبول فرمائے۔

اور امت رسول کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

۱۹ ۱۴۲۶ھ

حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

محمد یحییٰ صاحب



تحسين القرآن³

بسم الله الرحمن الرحيم

ابتدائیہ

زیر نظر کتابچہ کا مقصد تحریر تجوید کے علم میں کوئی اضافہ کرنا نہیں ہے، کہ اس علم میں احقر سے قبل بڑے بڑے نام ہیں۔ ناچیز کی اس کوشش کا مقصد مدارس کے اُن طلبہ کی رہنمائی کرنا ہے جو شعبہ حفظ و ناظرہ میں مصروف کار ہیں اور تجوید کے موٹے موٹے اور بنیادی اصولوں کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح سے یہ کتابچہ مدارس کے علاوہ ان طلبہ اور خواتین و حضرات کے لیے بھی یکساں مفید ہے جو فنی باریکیوں اور تکنیکی اصطلاحات کے بوجھل پن سے گریزاں ہیں۔ زبان اور بیان کو حد درجہ آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتابچہ کی نظر ثانی کیلئے میں اپنے استاد محترم جناب فضیلۃ الشیخ قاری المقری محمد ادریس العاصم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فاضل مدینہ یونیورسٹی کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ جن کے لطف و کرم کی بدولت ناچیز اس علم کی روشنی کو آگے پھیلانے کی مقدور بھر کوشش میں مصروف ہے۔ اللہ والجلال والاكرام ہر قسم کی ریاکاری سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے اور میرے والدین و اساتذہ کرام کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

دُعاؤں کا طالب

خادم القرآن محمد یوسف صدیقی

۱۴۲۱ھ ربیع الاول

مرکز تحفیظ القرآن والسنة

جامع مسجد قضا۔ بلاک نمبر 1۔ سیکٹر۔ اے۔ ٹو۔ ٹاؤن شپ لاہور

تحسين القرآن

4



تجوید کیا ہے؟ اور کیوں ضروری ہے؟

تجوید کا معنی ہے عمدہ کرنا، اچھا کرنا۔ علم تجوید سے مراد ہے قرآن کریم کو صحیح یعنی حرف کو اس کے صحیح مخرج سے نکال کر پڑھنا۔
قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا، قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (المزل)
قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کو تیز تیز پڑھنے سے غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے

اسی لیے اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم ﷺ کو قرآن کریم میں فرمایا:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۚ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ
وَقُرْآنَهُ ۚ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۚ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا
بَيَانَهُ ۚ

اے محمد ﷺ وحی پڑھنے کے لیے اپنی زبان کو تیز تیز حرکت نہ دیا کریں کہ اس کو جلد یاد کر لیں۔ اس کو جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے۔ جب ہم قرآن پڑھیں تو آپ سنا کریں اور پھر اسی طرح آپ پڑھیں پھر اس کے معنی کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے (القیامۃ)

تحسين القرآن 5

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ اُولَٰئِكَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهِ

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کتاب کی تلاوت اس طرح کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور ایمان لانے کا حق بھی یہی لوگ ادا کرتے ہیں۔ (البقرة)

اس قرآنی ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنے کا کوئی حق ہے۔ اور وہ حق ادا کرنا ضروری ہے۔ وہ حق کیا ہے اسے سمجھنے کے لیے نبی ﷺ کا ارشاد ملاحظہ ہو:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن کو عرب کے لب و لہجہ میں پڑھو۔

اگر قرآن کو عربی لہجہ میں نہ پڑھا جائے تو ہر لفظ کے معنی بدل جائیں گے اور ثواب کی بجائے گناہ ہوگا۔ قرآن غلط پڑھنے کو اصطلاحاً لُحْن کہتے ہیں اور لُحْن کی دو اقسام ہیں۔ (1) لُحْن جلی (2) لُحْن خفی۔

لُحْن جلی کا مطلب ہے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ پڑھ دینا یا بِسْمِ اللّٰهِ کو بِیْسْمِ اللّٰهِ پڑھ دینا وغیرہ لُحْن جلی کا حکم حرام ہے لُحْن خفی کا مطلب ہے کہ حرفوں کے حسین ہونے کے قاعدے کے خلاف پڑھنا جیسے راء پرز بر یا پیش ہو تو راء کو منہ بھر کے پڑھتے ہیں

تحسین القرآن⁶

اگر راء کے نیچے زیر ہو تو راء کو باریک پڑھتے ہیں یعنی پر حرف کو باریک اور باریک حرف کو پُر پڑھ دینا وغیرہ لُحْن خفی کہلاتا ہے۔ لُحْن خفی کا حکم مکروہ ہے لیکن لُحْن جلی اور لُحْن خفی دونوں غلطیوں سے بچنا ضروری ہے۔ اگر قرآن کریم کو تجوید کے قواعد کے مطابق نہ پڑھا جائے تو بعض اوقات معنی میں خوفناک تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جیسے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کا معنی ہے کہہ دیجیے اللہ ایک ہے اسکی جگہ اگریں پڑھ دیا جائے کہ کُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تو معنی ہوگا کھا تو اللہ ایک ہے۔ عَلِيمٌ کا معنی جاننے والا اس کی جگہ اگر اَلِيمٌ پڑھ دیا جائے تو معنی ہوگا دردناک اور اِسْمٌ کا معنی ہے نام اس کی جگہ اِثْمٌ پڑھ دیا جائے تو معنی ہوگا گناہ۔ بِغْلَامٍ اِسْمُهُ یَحْيٰی کا معنی ہے اس لڑکے کا نام یحییٰ ہوگا اگر اِسْمُهُ کی جگہ اِثْمُهُ پڑھ دیا جائے تو معنی ہوگا۔ اس کا گناہ یحییٰ ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

پس قرآن کریم کو قواعد تجوید کے مطابق ہی پڑھنا چاہیے اللہ ہمیں صحیح قرآن پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)



تحسين القرآن 7

سبق نمبر 2

عزیز بھائیو! قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مقدس اور عظیم کتاب ہے۔ جو امت محمدیہ کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے نازل کی گئی ہے۔ اس کی تلاوت کرنا اس پر عمل کرنا باعث برکت و نجات ہے۔ اور یہ باعث برکت و نجات اُسی وقت ہوگا جب کہ اس کی تلاوت اُسی طرح کی جائے جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور یہ حق صرف اور صرف علم تجوید سے حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ

أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ

وہ لوگ جن کو دی کتب ہم نے وہ تلاوت کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

اور قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر اور ترتیل کے ساتھ پڑھو۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ

اللَّهُ يُحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ الْقُرْآنُ كَمَا أُنْزِلَ (رواہ ابن خزہ)

تحسین القرآن

10

سبق نمبر 3

ضروری اصطلاحات

- 1.. فتحہ ﴿﴾ = زیر کو کہتے ہیں۔
- 2.. کسرہ ﴿٘﴾ = زیر کو کہتے ہیں۔
- 3.. ضبہ ﴿ْ﴾ = پیش کو کہتے ہیں۔
- 4.. ساکن حرف = جس پر جزم ہو۔
- 5.. متحرک حرف = جس پر کوئی حرکت ہو۔
- 6.. مشدد حرف = جس پر شد ہو۔
- 7.. تنوین ﴿ا، ے، و﴾ = دوز بردوز یردو پیش کو کہتے ہیں۔
- 8.. وقف ﴿﴾ = ٹھہرنا، رکنا۔
- 9.. وصل ﴿﴾ = ملانا
- 10.. ماقبل ﴿﴾ = پچھلے حرف کو کہتے ہیں
- 11.. مابعد ﴿﴾ = اگلے حرف کو کہتے ہیں



تحسين القرآن¹¹

سبق نمبر 4

تلاوت قرآن کریم کے تین طریقے ہیں

قرآن کریم کی تلاوت کے تین طریقے ہیں۔ اور یہ تینوں آئمہ قرأت سے ثابت ہیں۔

1 ترتیل

قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر خوب اطمینان کے ساتھ مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا جیسے محافل یا جلسہ میں تلاوت کی جاتی ہے۔

2 = تدویر

قرآن مجید کو ترتیل سے کچھ تیز اور احکام تجوید کا خیال رکھتے ہوئے پڑھنا جیسے جہری نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

3 = حدر

قرآن مجید کو قواعد تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے تدویر سے کچھ تیز پڑھنا جیسے نماز تراویح یعنی قیام اللیل میں پڑھا جاتا ہے۔



تحسين القرآن 12

سبق نمبر 5

ابتداء تلاوت

۱ ﴿قرآن کریم شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ کریم نے خود اپنی کتاب قرآن کریم میں اس کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
ترجمہ: پھر جب آپ قرآن کریم پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کریم کی پناہ مانگ لیا کریں۔

۲ ﴿پھر اگر تلاوت سورت سے شروع کریں تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی پڑھنا ضروری ہے کیونکہ بِسْمِ اللّٰهِ ہر سورت کے ساتھ نازل ہوئی ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ سورت کا جز ہے۔ سوائے سورۃ التوبہ کے۔

۳ ﴿تلاوت اگر سورت کے درمیان میں سے شروع کریں تو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے میں اختیار ہے پڑھ لیں تب بھی ٹھیک ہے نہ پڑھیں تو گناہ نہیں لیکن برکت اور ثواب کے لیے پڑھ لینی چاہیے۔

سبق نمبر 6

(ہمزہ اور الف میں فرق):

1 الف ہمیشہ حرکات اور جزم سے خالی ہوتا ہے۔ اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے۔ جیسے خَابَ، حَالَ تَابَ وغیرہ۔

2 ہمزہ متحرک یا ساکن ہوتا ہے اس کے پڑھنے میں جھٹکا لگتا ہے۔

جیسے اِيَّاكَ، الْحَمْدُ، اَيُّدِيْ بَکَا سَا، مَا كُوْلٍ، شَاْنٍ غِيْرَہ

تحسین القرآن 13

سبق نمبر 7

لحن کا بیان:

لحن کا معنی ہے غلطی، یعنی حروف کو تجوید کے قواعد کے خلاف اور غلط ادا کرنے کو لحن کہتے ہیں۔

[لحن کی دو اقسام ہیں - (1) لحن جلی (2) لحن خفی]

1 ﴿لحن جلی﴾:

لحن جلی کا معنی ہے واضح اور نمایاں غلطی یعنی ایسی غلطی جس سے لفظ کے معنی میں تبدیلی واقع ہو جائے مثلاً ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا جیسے **وَأَنحَرُوا** پڑھ دینا یا **فَتَرَضَىٰ** کی جگہ **فَتَرَدَىٰ** پڑھ دینا کسی حرف کی حرکت کو بدل دینا مثلاً **أَنعَمْتَ** کی تاء پر پیش پڑھ دینا جیسے **أَنعَمْتُ** یا ساکن حرف کو متحرک پڑھ دینا جیسے **إِهْدِنَا** کی ”ه“ کے نیچے زیر پڑھ دینا جیسے **إِهْدِنَا** یا متحرک حرف کو ساکن پڑھ دینا جیسے **فَضْرِبْ** کے ”ضاد“ کو **فَضْرِبْ** پڑھنا یا حرکت والے حرف کو کھینچ کر پڑھ دینا جیسے **فَعَلَ رَبُّكَ** کے ”لام“ کو **فَعَلَا رَبُّكَ** پڑھ دینا یا کسی حرف کو گھٹا کر پڑھ دینا جیسے **فِي صُدُورِ النَّاسِ** میں ”واو“ مدہ کو کھینچ کر نہ پڑھنا جیسے **فِي صُدُورِ النَّاسِ** پڑھ دینا اس طرح قرآن کریم پڑھنا حرام اور ناجائز ہے۔

تحسين القرآن¹⁴

۲۔ لحن خفی:

لحن خفی کا معنی ہے پوشیدہ اور خفیہ غلطی یعنی ایسی غلطی جو واضح اور نمایاں نہ ہو اور کسی حرف کی خوبصورتی کی جو صفات ہوتی ہیں۔ انہیں پورا نہ کرنا مثلاً غنہ کی جگہ غنہ نہ کرنا، ادغام کی جگہ ادغام نہ کرنا، اخفاء کی جگہ اخفاء نہ کرنا، زبر یا پیش والی ”راء“ کو پڑھنے کی بجائے باریک پڑھ دینا لفظ اللہ سے پہلے اگر زیر ہو تو لفظ اللہ کو باریک پڑھنا چاہیے مگر باریک کی بجائے منہ بھر کر پڑھ دینا وغیرہ۔ اس طرح قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔

نوٹ: لحن جلی کا حکم حرام اور لحن خفی کا حکم مکروہ ہے لیکن بچنا دونوں غلطیوں سے ضروری ہے۔



تحسين القرآن 15

سبق نمبر 8

[حروف تہجی:]

الف	ب	ت	ث
ج	ح	خ	د
ذ	ر	ز	س
ش	ص	ض	ط
ظ	ع	غ	ف
ق	ک	ل	م
ن	و	ہ	ع
	ی	یے	

تحسین القرآن

16

سبق نمبر 9

دانتوں کا مختصر بیان:

اکثر مخارج کا تعلق دانتوں کے ساتھ ہے اس لیے حروف کے مخارج سے پہلے دانتوں کے نام بیان کیے جاتے ہیں انسان کے منہ میں کل 32 بتیس دانت ہیں۔

سولہ اُوپر سولہ نیچے تفصیل درج ذیل ہے۔

- ❶ ثنایا سمانے والے چار دانتوں کو کہتے ہیں۔
- ❷ ثنایا علیا سمانے اوپر والے دو دانتوں کو کہتے ہیں۔
- ❸ ثنایا سفلی سمانے نیچے والے دو دانتوں کو کہتے ہیں۔
- ❹ رباعیات ثنایا کے ساتھ ایک ایک دائیں اور بائیں اور اُوپر نیچے چار دانتوں کو کہتے ہیں۔

- ❺ انیاب رباعیات کیساتھ ایک ایک دائیں بائیں اُوپر نیچے چار دانتوں کو کہتے ہیں
- ❻ ضواحک انیاب کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اُوپر نیچے داڑھوں کو کہتے ہیں۔

- ❼ طواحن ضواحک کیساتھ تین تین دائیں بائیں اُوپر نیچے کی بارہ داڑھوں کو طواحن کہتے ہیں۔

- ❽ نواجذ طواحن کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اُوپر نیچے چار داڑھوں کو نواجذ کہتے ہیں۔

❖ انہیں خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ ❖

تحسين القرآن 17

سبق نمبر 10

حروف کے مخارج کا مختصر بیان:

مخرج کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ

تعریف: جس جگہ سے حرف نکلتا ہے اس جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔
کل مخارج سترہ ہیں۔

مخرج نمبر 1 جوفِ دھن یعنی منہ کا خالی حصہ اس جگہ سے تین حروف نکلتے ہیں۔

الف مدہ (۲)۔ واؤ مدہ (۳)۔ یائے مدہ

① الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے اور اس سے پہلے زبر ہوتی ہے۔

جیسے وَمَا لَهُمْ، حِسَابُهُمْ، أَبْصَارُهُمْ، إِذَا وَغِيرَہ

② واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو تو وہ ”واؤ مدہ“ ہوتی ہے

جیسے اَمَدُو، تُو بُو، عَرَفُو، قَالُوا وَغِيرَہ

③ یاء ساکن سے پہلے زیر ہو تو وہ ”یائے مدہ“ ہوتی ہے

جیسے تَجْرِی، اَمْرِی فِیْہ، الَّذِی وَغِيرَہ

ان تین حروف کو حروف مدہ کہتے ہیں اور ان کو ایک الف لمبا کر کے پڑھیں گے۔

ان حروف کو ہوائیہ بھی کہتے۔

تحسين القـ 18 رآن

مخرج نمبر 2 اقصی حلق:۔ یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینے سے ملا ہوا ہے اس

جگہ سے بھی دو حروف نکلتے ہیں ع، ۛ

مخرج نمبر 3 وسط حلق:۔ یعنی حلق کا درمیان والا حصہ اس جگہ سے بھی

دو حروف نکلتے ہیں ع، ح

مخرج نمبر 4 ادنیٰ حلق: یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی جانب ہے اس جگہ

سے بھی دو حروف نکلتے ہیں۔ غ، خ۔ ان چھ حروف کو حروف حلقی کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 5 زبان کی جڑ جب اوپر کے تالو سے ٹکرائے تو وہاں سے ”ق“ نکلتا ہے

مخرج نمبر 6 زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو ذرا منہ کی جانب سے ”لٹ“ نکلتا ہے

ان دونوں حروف لہا تہیہ کو کہتے ہیں۔ (حلق کے اوپر گوشت کے ٹکڑے کو لہا تہیہ کہتے ہیں)

مخرج نمبر 7 زبان کا درمیان والا حصہ جب مقابل اوپر کے تالو کی طرف

اٹھے گا تو وہاں سے ج، ش، یائے متحرک اور یائے لین

ادا ہونگے۔ ان تین حروف کو شجر یہ کہتے ہیں۔

حروف لین:۔ لین کے معنی ہیں نرمی

حروف لین دو ہیں۔

① والین: ”واو ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے خَوْفٌ، قَوْمٌ، یَوْمٌ، وغیرہ

② یالین: ”یا“ ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے لَدَیْہُمْ

، قُرَیْشٌ، کَیْفَ ان دونوں حروف کو نرمی سے ادا کریں گے۔

تحسين القـ 19 رآن

مخرج نمبر 8 زبان کی کروٹ جب اُوپر کی داڑھوں کی جڑ سے لگے تو

وہاں سے ”ض“ نکلے گا بائیں طرف سے نکالنا آسان ہے۔

اس حرف کو حافیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 9 زبان کا کنارہ ساتھ کچھ حصہ حافیہ جب ثنایا رباعی انیاب اور

ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے تو ”ل“ ادا ہوگا۔

مخرج نمبر 10 زبان کا کنارہ جب ثنایا رباعی انیاب کے مسوڑوں سے

لگے تو ”ن“ ادا ہوگا۔

مخرج نمبر 11 زبان کا کنارہ ساتھ پشت زبان جب ثنایا رباعی کے

مسوڑھوں سے لگے تو ”ر“ ادا ہوگا، ل، ن، را، کو طریفہ اور ذلقیہ (کنارے والے) کہتے ہیں

مخرج نمبر 12 زبان کی نوک ہاٹنے اُوپر والے دو دانتوں کی جڑ سے

لگے تو ط، د، ت، نکلیں گے ان کو حروف نطعیہ (سلوٹ والے) کہتے ہیں

مخرج نمبر 13 زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ اس سے تین حروف

نکلتے ہیں۔ ث، ظ، ذ، ان حروف کو لثویہ (مسوڑھے والے) کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 14 زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ اور کچھ حصہ ثنایا علیا کا

اس سے تین حروف نکلتے ہیں، ص، ز، س، ان حروف کو اسلیہ (سٹی والے) کہتے ہیں

مخرج نمبر 15 ہاٹنے اُوپر والے دو دانت جن کو ثنایا علیا کہا جاتا ہے

ان کا کنارہ جب نیچے والے ہونٹ کی تری والے حصے کو لگے تو، ف، نکلے گا۔

تحسين القرآن 20

مخرج نمبر 16 دونوں ہونٹوں سے تین حروف با، میم، واؤ

متحرک، واؤ لین ادا ہوتے ہیں ان تینوں میں اتنا فرق ہے کہ، با، دونوں ہونٹوں کے تری والے حصہ سے ادا ہوتی ہے اور میم دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصہ سے ادا ہوتی ہے اور، واؤ، دونوں ہونٹوں کے گول کرنے سے ادا ہوتی ہے۔ فاء، با، واؤ، میم، کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 17 خیشوم یعنی ناک کا اندرونی حصہ اس سے غنہ نکلتا ہے۔

یعنی نون اور میم کی ہر حالت میں پایا جائے گا۔

نوٹ: مخرج معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف کو ساکن کر کے شروع میں ہمزہ متحرک لایا جائے اگر حرف بیان کردہ مخرج سے ادا ہو رہا ہے تو صحیح ورنہ غلط جیسے۔ اَبْ، اَثْ، اِتْ، اُلْ، اِضْ، اِصْ، اُظْ، اَفْ، اِذْ وغیرہ



تحسین القرآن 21

سبق نمبر 11

صفات کا بیان صفت کی تعریف:

جن کیفیتوں سے حروف ادا ہوتے ہیں انہیں صفت کہتے ہیں۔

صفات کی دو اقسام ہیں:

1. صفات لازمہ

2. صفات عارضہ

صفات لازمہ

صفات لازمہ کی تعریف:

ایسی صفات جو حروف میں ہر وقت اور ہر حال میں پائی جائیں۔ اگر وہ صفات ادا نہ ہوں تو وہ حرف وہی حرف نہ رہے بلکہ دوسرے حرف سے بدل جائے یا ناقص ادا ہو۔ اور یہ سترہ (17) ہیں صفات لازمہ کی دو قسمیں ہیں:

1- متضادہ 2- غیر متضادہ

صفات متضادہ وہ ہیں جن میں سے ایک صفت دوسری کی ضد ہو اور دونوں کسی ایک حرف میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ ہی کوئی حرف ان سے خالی ہو سکتا ہے۔ یہ صفات دس (10) ہیں۔

تحسين القـرآن

1- ہمس : کا معنی پستی ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے

ان کی آواز میں ایک قسم کی پستی ہوتی ہے ان حروف کو مہوسہ کہتے ہیں جن کا مجموعہ **فَحْشَہْ شَخْصٌ سَکَتْ** ہے۔

2- جہر : کا معنی بلندی ہے۔ مجہورہ حروف کو ادا کرتے وقت ان کی

ادائیگی میں ایک قسم کی بلندی پائی جاتی ہے مہوسہ دس (10)

حروف کے علاوہ باقی انیس (19) حروف مجہورہ ہیں۔

3- شدت : کا معنی سختی ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان

کی آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے ان حروف کو شدیدہ کہتے ہیں ان کا مجموعہ **أَجْدَلْ قَطْبَتْ** یہ آٹھ حروف ہیں۔

4- رخوت کا معنی نرم ہونا ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے

ان کی آواز میں نرمی ہوتی ہے شدیدہ اور متوسطہ حروف کے علاوہ

باقی سب حروف رخوہ ہیں جو کہ سولہ (16) حروف ہیں۔

توسط کا معنی درمیان ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے

ان میں نہ اتنی سختی ہوتی ہے کہ شدیدہ ہوں اور نہ اتنی نرمی کہ رخوہ

ہوں بلکہ درمیانی حالت ہوتی ہے یہ پانچ حروف ہیں ان کا مجموعہ

لِنْ عُمَرُ ہے ان کو متوسطہ اور بینہ کہتے ہیں۔

5- استعلاء کا معنی اوپر اٹھنا ہے ان کی ادائیگی میں زبان کی جڑ تالو کی

جانب اٹھ جاتی ہے۔ اس لیے یہ حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں

یہ حروف سات ہیں ان کا مجموعہ **خَصَّ ضَغُطٌ قِطْ** ہے۔

تحسین القرآن

6۔ استفال کا معنی نیچے رہنا ہے ان کی ادائیگی میں زبان کی جڑ تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں اور حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی (22) بایکس حروف مستقلہ ہیں۔

7۔ اطباق کا معنی پلٹنا ہے ان کی ادائیگی کے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو سے لپٹ جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ حروف خوب موٹے پڑھے جاتے ہیں یہ چار (4) حروف ہیں صاد، ضاد، طا، ظا۔

8۔ انفتاح کا معنی جدا رہنا ہے ان کی ادائیگی کے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے۔ اس لیے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔ مطبقہ کے علاوہ باقی پچیس (25) حروف مفتوحہ ہیں

9۔ افلاق کا معنی ہے پھسلنا اور کنارہ ہے یہ حروف زبان کے کنارہ سے بہت جلدی سے ادا ہوتے ہیں یہ حروف (6) چھ ہیں فَرَمِن لُبِّ

10۔ اصمات کا معنی روکنا ہے یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں اور حروف مذلقہ کے علاوہ باقی (23) حروف مصمتہ ہیں۔

غیر متضادہ:

حروف کی ایسی صفات جن کا حروف میں پایا جانا لازمی ہو اور وہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بالکل الگ ہوں ضدیت ہرگز نہ ہو۔

1۔ تقلقلہ کا معنی ہے ہلانا۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت حالت سکون میں

ان کے مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے اور یہ حروف (5) پانچ ہیں۔ قُطْبُ جَلِّ

تحسین القرآن 24

- 2 ﴿صفر﴾ کا معنی ہے سیٹی، یہ حروف اپنے مخرج سے تیز سیٹی کی طرح نکلتے ہیں اور یہ حروف تین ہیں۔ صاد۔ سین۔ زا۔
- 3 ﴿لین﴾ کا معنی نرمی ہے۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت ان میں اتنی نرمی پائی جاتی ہے کہ کوئی ان پر مد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور یہ دو حروف ہیں واو لین اور یائے لین۔ جیسے حَوَّلِین کی واو اور یا
- 4 ﴿اخراف﴾ کا معنی مائل ہونا۔ اور ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حرف کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور یہ دو حروف ہیں ”لام“ اور ”را“۔
- 5 ﴿تفشی﴾ کا معنی ہے پھیلنا۔ اس حرف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پھیل جاتی ہے اور یہ حرف شبین ہے۔
- 6 ﴿استطالت﴾ کا معنی ہے لمبا کرنا۔ اس حرف کو ادا کرتے وقت شروع حافہ سے آخر حافہ تک آواز کو درازی رہتی ہے اور یہ ایک حرف ضاد ہے
- 7 ﴿تکریر﴾ کا معنی بار بار ہونا۔ دہرانا۔ مطلب یہ ہے کہ راء کی ادائیگی میں ایک قسم کی کپکپاہٹ اور لرزہ سا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوہری پڑھی جا رہی ہے حالانکہ ایک بار ہی پڑھتے ہیں یہ صفت صرف ”را“ میں ہی پائی جاتی ہے۔



تحسين الق 25 رآن

سبق نمبر 12

مد کا بیان

مد کا معنی کھینچنا ہے تعریف اس کی یہ ہے کہ حروف مدہ پر آواز کو کھینچنا۔
درج ذیل میں مد کی چند اقسام ہیں۔

مد منفصل

حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو وہاں حروف مدہ کو ان کی ذاتی مقدار سے کھینچ کر پڑھیں گے اس کی مقدار دو الف کے برابر ہے۔
جیسے قَالُوا آمَنَّا، بِمَا أُنْزِلَ، وَمَا أَدْرَاكَ۔ اس کو مد جائز بھی کہتے ہیں۔

مد متصل

حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو وہاں چار الف کے برابر مد ہوگی
جیسے جَاءَ، مَنْ يَشَاءُ، أَضَاءَتْ وغیرہ اس کو مد واجب بھی کہتے ہیں
نوٹ: مد لازم کی پانچ اقسام ہیں جن کی مقدار طول ہے۔ یعنی پانچ الف

① مد لازم کلمی مشقل:

حروف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں تشدید ہو جیسے ذَابَّةٌ، ضَالًّا وغیرہ

② مد لازم حرفی مشقل:

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں تشدید ہو جیسے اَلَمْ میں لام کے بعد جو میم کی شد ہے۔

تحسین القرآن

3 مد لازم کلمی مخفف:

حروف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون اصلی ہو جیسے اَلْثَّنَّ

4 مد لازم حرفی مخفف:

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو جیسے اَلرَّیْسُ لام کی مد جو کہ میم کے سکون کی وجہ سے ہے اسی طرح نَ، قَ، صَ وغیرہ

5 مد لازم لینی:

حرف لیں کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو جیسے کَہٰلِیْعَصَ (سورۃ مریم) حَمَّ، عَسَقَ (سورۃ شوریٰ) دونوں کلمات کے عین پر جو مد ہو رہی ہے۔ مد عارض کی دو اقسام ہیں

مد عارض وقفی:

حروف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو جیسے یَعْلَمُوْنَ اس میں نون پر وقف کی حالت میں مد ہوگی اس کی مقدار طول تو وسط قصر ہے مگر طول اولیٰ ہے۔

مد عارض لینی:

حروف لیں کے بعد سکون عارضی ہو جیسے وَالصَّیْفُ، خَوْفٌ یہاں بھی وقف کی حالت میں مد ہوگی یہاں قصر اور تو وسط اور طول مقدار ہے، مگر قصر اولیٰ ہے۔

سبق نمبر 13

حروف مقطعات کی وضاحت

اَلَمْ → میں لام پر مد لازم حرفی مثقل درمیان میں غنہ اور میم میں مد لازمی حرفی مخفف ہے۔

اَلَمْصَّ → میں لام پر مد لازم حرفی مثقل درمیان میں غنہ اور میم میں مد لازم حرفی مخفف اور صا د میں بھی مد لازم حرفی مخفف ہے۔

اَلْمَرْ → میں لام پر مد لازم حرفی مثقل درمیان میں غنہ اور میم میں مد لازم حرفی مخفف اور ’ر‘ میں مد اصلی ہوتی ہے۔

یَیْسَ قَ → میں یا میں مد اصلی اور سین میں مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔ میں مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

طَسَمَّ → میں طا پر مد اصلی اور سین پر مد لازم حرفی مثقل اور میم پر مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

صَ → میں مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

اَلرَّ → میں لام میں مد لازم حرفی مخفف اور راء پر مد اصلی ہوتی ہے۔

حَمَّ → میں حا پر مد اصلی اور میم پر مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

تحسین الق 28 رآن

عسَق ۱۰ میں عین پر مد لازم لین اور ن میں غنہ اور سین پر مد حرفی
مخفف اور سین کی ن پر غنہ ہوتا ہے اور قاف پر مد لازم
حرفی مخفف ہوتی ہے۔

ج ۱۱ میں مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

طہ ۱۲ میں طا پر مد اصلی اور ہا پر بھی مد اصلی ہوتی ہے۔

طس ۱۳ میں طا پر مد اصلی اور سین پر مد لازم حرفی مخفف اور سین کی
ن پر غنہ ہوتا ہے

حم ۱۴ میں حا پر مد اصلی اور سیم پر مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

کھیلعص ۱۵ میں کاف پر مد لازم حرفی مخفف اور ہا پر مد اصلی یا پر مد اصلی

اور عین پر مد لازم لین اور عین کی ن پر غنہ صَاد

پر مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے

نوٹ ۱۶ مد اصلی کی مقدار ایک الف ہے۔



تحسين القـ 29 رآن

سبق نمبر 14

حرکات کا بیان

حرکتیں تین ہیں زبر، زیر، پیش، زیر حرف کے اوپر زیر حرف کے نیچے اور پیش حرف کے اوپر ہوتی ہے۔ حرکت والے حرف کو لمبا نہیں کرتے جیسے أَمَرَ، فَعَلَ، الْحَمْدُ، وغیرہ۔

۲ ﴿وہ حرکات جن کو ایک الف لمبا کیا جاتا ہے کھڑا زبر کھڑی زیر، الٹا پیش ہے۔ ان تینوں حرکات میں سے کوئی بھی حرکت کسی حرف پر آجائے اس حرف کو ایک الف لمبا کرینگے جیسے مِلِكٌ، يَهْ، إِنَّهُ۔ وغیرہ۔

نوٹ: اساتذہ کرام کے نزدیک ایک الف کی مقدار اس طرح معلوم کی جاتی ہے کہ ایک بند انگلی کو متوسط طریقہ سے کھولنے یا کھلی انگلی کو متوسط طریقہ سے بند کرنے میں لگنے والا وقت، ایک الف کی مقدار کہلاتی ہے۔



تحسین القرآن 30

سبق نمبر 15

نون ساکن اور نون تنوین کی پہچان:

نون دو طرح کا ہوتا ہے۔ نون ساکن اور نون تنوین۔

① نون ساکن وہ ہوتا ہے جس پر جزم ہو جیسے اَنْتُمْ، کُنْتُمْ
الدُّنْيَا، مِنْ وغیرہ

② نون تنوین دوزبر، دوزیر، دو پیش کو کہتے ہیں جیسے رَحْمَةً،
شَاكٍ، جَنَّتْ، وغیرہ۔

③ نون ساکن لکھا ہوا ہوتا ہے اور نون تنوین لکھا ہوا نہیں ہوتا آواز
دونوں کی ایک ہے۔ مثلاً، ضٌّ، ضَنْ، جِجْ، جِنْ، شُشْ، شُنْ، وغیرہ۔

سبق نمبر 16

ساکن مشدّد اور متحرک حروف

جس حرف پر جزم آجائے وہ حرف ساکن ہوتا ہے۔ جیسے عَنْ، مِنْ اَمْ، اَنْ وغیرہ۔

جس حرف پر کوئی حرکت آجائے اسکو متحرک کہتے ہیں جیسے اَمَرَ، قَدَرَ،

وغیرہ۔ جس حرف پر شد ہو اس حرف کو مشدّد کہتے ہیں شد والا حرف دو دفعہ

پڑھیں گے جیسے کَلَّا، ثُمَّ، ظَلَّ، اَلْحَقُّ، وغیرہ۔

پہلے پچھلا حرف ملے گا پھر اس کے اُوپر نیچے جو حرکت ہوگی وہ پڑھی جائے گی۔

تحسین القرآن

31

سبق نمبر 17

نون ساکن اور نون تنوین کے قواعد کا بیان :-

نون ساکن اور نون تنوین کے چار قاعدے ہیں۔

ادغام
اخفاء

2

4

1 اظہار

3 انقلاب

1 اظہار کا معنی ہے ظاہر کرنا۔

قاعدہ: نون ساکن یا ”نون تنوین“ کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔ یعنی غنہ کے بغیر پڑھیں گے۔

حروف حلقی چھ ہیں۔ ع، ہ، ح، غ، خ۔

اظہار کی مثالیں: اَنْعَمْتَ، اِنْ اَنْتَ، مِنْ غَيْرِ كُمْ،
مِنْ خَيْرٍ، خَيْرٌ حِفْظًا، يَنْهَوْنَ، سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ وَغَيْرُهُ۔
2 ادغام: ادغام کا معنی ہے داخل کرنا، مدغم کرنا۔

قاعدہ: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف یرملون جو

(ی، ر، م، ل، و، ن، کا مجموعہ ہے) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں

ادغام ہوگا۔ ل، ر، میں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا۔ جیسے جُنْدُ لَكُمْ،

مِنْ لَدُنْهُ، مِنْ رَبِّهِ، مِنْ رَبِّكَ، غَفُورٌ رَحِيمٌ وَغَيْرُهُ

باقی چار حروف (ی، م، و، ن) میں ادغام مع الغنہ (یعنی غنہ کے ساتھ ہوگا)

جیسے مَنْ يَقُولُ، خَيْرٌ اَمْنُهَا، لَهَبٍ وَتَبَّ، مَنْ نَشَاءُ وَغَيْرُهُ۔

تحسین القرآن 32

نوٹ: اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ دو کلمے ہوں، یعنی نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور یُؤْمِنُ کے چار حروف میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، اگر نون ساکن اور حروف یُؤْمِنُ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا بلکہ اظہار ہوگا۔

جیسے دُنْيَا، قِنْوَانٌ صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ۔ اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔
3۔ اقلاب، انقلاب کے معنی ہے بدلنا۔

قاعدہ: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد اگر ”با“ آجائے خواہ ایک کلمے میں ہو یا دو کلموں میں ہو نون کو میم سے بدل کر اخفاء کر کے پڑھیں۔

جیسے مِنْ بَطُونٍ، بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ، أَنْبِيَاءٌ، وغیرہ۔
4.. اخفاء: کا معنی ہے چھپانا

قاعدہ: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون اور با کے علاوہ باقی پندرہ حروف میں اخفاء ہوگا پندرہ حروف یہ ہیں۔

ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔
 جیسے أَنْتُمْ، أَجْرٌ كَبِيرٌ، شَيْءٌ قَدِيرٌ، وَلَكِنْ قُلْتُ،
 مِنْ فَضْلِ، مَنْ دُونِهِ، نَنْظُرُ، غَفُورٌ شَكُورٌ وغیرہ۔
نوٹ: نون ساکن اور نون تنوین کے بعد الف نہیں آتا اس لیے الف کو پندرہ حروف میں شمار نہیں کیا گیا۔

تحسین القرآن 33

سبق نمبر 18

میم ساکن کے قواعد کا بیان:

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔

1 ادغام 2 اخفاء 3 اظہار

1 ادغام

ادغام کا معنی ہے داخل کرنا یعنی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں داخل کر کے پڑھنا

قاعدہ: میم ساکن کے بعد دوسری میم آجائے تو وہاں ادغام کر کے پڑھیں گے۔

اور میم مشد کی طرح غنہ بھی ہوگا۔ جیسے عَلَيْهِمْ مَوْصَدَةٌ، اَنْتُمْ
مُدْهِنُونَ، فَهُمْ مَعْرُضُونَ وغیرہ۔

2 اخفاء: اخفاء کا معنی ہے چھپانا۔

قاعدہ: میم ساکن کے بعد با آجائے تو وہاں اخفاء کر کے پڑھیں گے۔

جیسے اَنْتُمْ بِهِ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ، وَمَا صَاحِبُكُمْ بِبَجْنُونٍ وغیرہ۔

3 اظہار کا معنی ہے ظاہر کرنا یعنی بغیر غنہ کے پڑھنا۔

قاعدہ: میم ساکن کے بعد میم اور ”ب“ کے علاوہ بقیہ چھبیس حروف

میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔ جیسے عَلَيْكُمْ شَهِيدًا،

عَلَيْكُمْ رَسُولًا، اَنْعَمْتَ، وغیرہ۔

تحسين القـ 34 رآن

سبق نمبر 19

لفظ اَللّٰهُ کے پُر اور بار یک ہونے کا بیان
 ☆ لفظ اللہ سے پہلے اگر زیر یا پیش آجائے تو لفظ اللہ کو پُر یعنی خوب منہ بھر کر پڑھیں
 گے جیسے یَشَاءُ اللّٰهُ، یَعْبُدُ اللّٰهُ، عَبْدُ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ. وغیرہ۔
 ☆ لفظ اَللّٰهُ سے پہلے اگر زیر آجائے تو لفظ اَللّٰهُ کو بار یک پڑھیں گے
 جیسے قُلِ اللّٰهُ، بِسْمِ اللّٰهِ، بِذِکْرِ اللّٰهِ، وغیرہ۔
نوٹ:- لفظ اَللّٰهُ کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ لفظ اَللّٰهُمَّ سے پہلے زیر
 یا پیش آجائے تو اُسے خوب منہ بھر کر پڑھیں گے۔ جیسے مَرِّمَ اللّٰهُمَّ
 ، قَالُوا اللّٰهُمَّ وغیرہ۔

اگر لفظ اَللّٰهُمَّ سے پہلے زیر آجائے تو اسکو بار یک پڑھیں گے جیسے قُلِ اللّٰهُمَّ وغیرہ



تحسين القـ 35 رآن

سبق نمبر 20



حروف غنة:

- 1) نون اور میم اگر مشدہ ہوں جیسے اِنَّمَا، مِمَّا، عَمَّ، اِنَّ، وغیرہ۔
 - 2) (نون اور میم اخفاء کی حالت میں۔ جیسے اَنْتُمْ، يَنْفِقُونَ، كُنْتُمْ بِهِ، عَلَيْكُمْ بِهِ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ، وغیرہ۔
 - 3) نون ساکن یا نون تنوین کے بعد با آجائے جیسے مِنْ بَعْدِ، مِنْ بَطُونٍ، وغیرہ۔
 - 4) نون ساکن یا نون تنوین کے بعد ینمو (ی، ن، م، و) چار حروف میں کوئی حرف آجائے جیسے اِنْ تَقُولُ، اَيَّةٌ يُعْرَضُوا، وغیرہ۔
- ان تمام میں ایک الف کے برابر غنة کر کے پڑھیں گے۔



تحسین القرآن 36

سبق نمبر 21

راء پُر اور باریک پڑھنے کا بیان

راء پُر ہونے کی بارہ اور باریک ہونے کی سات حالتیں ہیں۔

راء کو پُر پڑھنے کی حالتیں

- ① راء پر زبر ہو جیسے نصر کُم، اَمَرَ
- ② راء پر پیش ہو جیسے مَکروا، رَبَّما
- ③ راء مشدّد پر زبر ہو جیسے مِنْ رَبِّكَ، مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ
- ④ راء مشدّد پر پیش ہو جیسے شَرُّ، الْحَرُّ
- ⑤ راء ساکن ماقبل زبر ہو جیسے زَرْعٌ، وَارْسَلْ
- ⑥ راء ساکن ماقبل پیش ہو جیسے الْخُرْطُومُ، وَذُكْرُ
- ⑦ راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو جیسے اِرْتَبْتُمْ، اِرْجِعْ
- ⑧ راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے مِنْ اِرْتَضٰی، اِمِ اِرْتَابُوْ
- ⑨ راء ساکن ماقبل کسرہ اور مابعد حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو
- ⑩ جیسے قِرْطَاسٌ، اِرْصَادًا، لِبَالِمِرْصَادٍ، فِرْقَةٌ
- ⑪ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو جیسے اَلْاَبْصَارُ، اَلنَّارُ

تحسین القراءۃ

37

11 راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل پیش ہو جیسے وَطُورٌ، نُورٌ

12 راء مرامہ مضمومہ یعنی جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے

قَدَائِرٌ، خَبِيرٌ.

راء کو باریک پڑھنے کی حالتیں

1 راء کے نیچے زیر ہو جیسے لِتُشْرِكَ، رِجَالٌ

2 راء مشدّد کے نیچے زیر ہو جیسے اَلرِّجَالُ، بِالْبُرِّ

3 راء ساکن ماقبل زیر ہو جیسے فَكْبَرٌ، شِرْعَةٌ

4 راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو جیسے بِه السَّحَرُ، حِجْرٌ

5 راء ساکن ماقبل یاء ساکن ہو جیسے اَلْعَيْرُ، اَلْبَصِيرُ

6 راء ممالہ یعنی وہ راء جس پر مالہ کیا جائے جیسے مَجْرَهَا

7 راء مرامہ مکسورہ جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے

جیسے عُقْبَى الدَّارِ

www.KitaboSunnat.com

تحسین القرآن

38

سبق نمبر 22

وقف کا مختصر بیان

وقف کے معنی ٹھہرنے اور رکنے کے ہیں۔
اس کی یہ اقسام ہیں:

{1} کلمہ کا آخری حرف اگر متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے پڑھیں گے جیسے يَعْلَمُونَ کا وقف يَعْلَمُونَ، مُحِيطٌ کا وقف مُحِيطٌ خَالِدِينَ کا وقف خَالِدِينَ، بَعَادٌ کا وقف بَعَادٌ وغیرہ۔

{2} کلمہ کے آخری حرف پر اگر دوزبر کی تنوین ہو تو الف مدہ سے بدل کر پڑھیں گے جیسے كَذَا اَبَا کا وقف كَذَا اَبَا، سَوَاءٌ کا وقف سَوَاءٌ مَاءٌ کا وقف مَاءٌ، هُدًى کا وقف هُدًى وغیرہ۔

{3} کلمہ کے آخر میں اگر گولہ آجائے تو ہا سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے زَكِيَّةٌ کا وقف زَكِيَّةٌ، رَحْمَةٌ کا وقف رَحْمَةٌ، ذَا بَةٌ کا وقف ذَا بَةٌ، تِجَارَةٌ کا وقف تِجَارَةٌ وغیرہ۔

{4} کلمے کا آخری حرف اگر پہلے سے ہی ساکن ہے تو وقف بھی اُسی طرح ہو گا جسے اَمْرِي کا وقف اَمْرِي، الَّذِي کا وقف الَّذِي، بَيْنِي کا وقف بَيْنِي، عَلَيْكُمْ کا وقف عَلَيْكُمْ

{5} کلمے کا آخری حرف اگر مشد دے تو دو حرفوں کے برابر دیر لگا کر پڑھیں گے شد اُسی طرح باقی رہے گی جیسے بِالْغُدُوِّ کا وقف بِالْغُدُوِّ وَالْحَقُّ کا وقف الْحَقُّ، شَاكٌ کا وقف شَاكٌ، فَطْلٌ کا وقف فَطْلٌ وغیرہ

تحسين القرآن

39

سبق نمبر 23

کچھ ضروری قواعد

① بعض مقامات پر قرآن مجید میں الف لکھا ہوتا ہے مگر وصلاً نہیں پڑھا جاتا لیکن وقف میں الف پڑھا جائے گا۔ جیسے اَنَا کا الف وصلاً نہیں پڑھا جاتا مگر اس پر وقف کریں تو الف پڑھا جائے گا۔ اسی طرح ذیل کے کلمات بھی پڑھے جائیں گے۔

سورة الکھف	لَکِنَّا	سورة الاحزاب	اَلْظُّنُوْنَ
جہاں بھی آئے	اَنَا	سورة الاحزاب	اَلرَّسُوْلَا
سورة الدھر	سَلَا سِلَا	سورة الاحزاب	اَلسَّيْبِلَا
		سورة الدھر	قَوَارِيرَا پھلا

قرآن کریم میں دو کلمات ایسے ہیں جن پر دو طرح وقف کرنا جائز ہے۔
 سَلَا سِلَا الف کے ساتھ اور سَلَا سِلِلْ بغیر الف کے بھی وقف کر سکتے ہیں ② فَمَا اَتْنِجْ اَللّٰهُ سورة نمل میں فَمَا اَتْنِجْ بھی وقف کر سکتے ہیں اور فَمَا اَتْنِ یاء حذف کر کے بھی وقف کر سکتے ہیں۔
 ② اب چند ایسے کلمات جن میں الف تو لکھا ہوا ہے مگر پڑھا نہیں جائے گا

تحسين القرآن

سورة محمد	لَيَّبِلُوا	سورة البقرة	أَوْ يَعْفُوا
سورة الرعد	لِتَتْلُوا	سورة محمد	نَبِّلُوا
سورة الكهف	لَنْ تَدْعُوا	سورة هود الفرقان نجم العنكبوت	ثَمُودَا
سورة الروم	لَيَّرَبُوا	سورة الدهر	قَوَائِدَا دُوسِرَا
الفجر	وَجَائِيءَا	سورة المائدة	أَنْ تَبُؤَا
سورة يونس	مَلَأِيَهُمْ	الانفال جہاں بھی آئے	مِائَتَتَيْنِ
سورة الصافات	لِإِلَى الْجَحِيمِ	سورة آل عمران	لِإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ
سورة الحشر	لَا أَنْتُمْ أَشَدُّ	سورة التوبة	وَلَا أَوْضَعُوا
سورة آل عمران الانبياء	أَفَائِنِ	سورة النمل	أَوَّلَا أَذْبَحَنَّهُ
سورة الانعام جہاں بھی آئے	نَبَائِي	سورة البقرة جہاں بھی آئے	مَلَائِهِ
جہاں بھی آئے	مِائَتُهُ	سورة الكهف	إِشَائِي

3 بعض مقامات پر قرآن مجید میں ”صاد“ کے اوپر چھوٹا ”صین“ لکھ دیا گیا ہے وہ یہ ہیں

سورة الاعراف	فِي الْخَلْقِ بَضْطَةً	سورة البقرة	يَقْبِضُ وَيَبْضُطُ
سورة الطور	أَمْ هُمُ الْمُضْطَرُونَ	سورة الفاشية	بِمُضْطَرٍ

تحسین القرآن ⁴¹

ان کا حکم یہ ہے کہ پہلے دو میں خالص سین پڑھو اور تیسرے میں سین یا صاد دونوں پڑھ سکتے ہیں اور چوتھے مقام پر صرف صاد ہی پڑھا جائے گا۔
 ۶ ﴿قُرْآنَ کریم میں سکتے چار جگہ ہے (۱) سورہ کہف کے شروع میں وَلَمْ یَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا ۝ قَیِّمًا﴾ (۲) سورہ یٰسین رکوع ۴ میں مِنْ مَّرْقَدِنَا ۝ هٰذَا (۳) سورہ قیامہ میں مِنْ مَّن رَّاقِ (۴) سورہ مطففین میں کَلَّا بَلْ رَانَ۔

سکتے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سانس لیے بغیر ذرا رک جاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ سکتے کا حکم وقف جیسا ہی ہے بس فرق یہ ہے کہ وقف میں آخر کلمہ کو ساکن کر کے سانس لے کر ٹھہر جاتے ہیں اور سکتے میں سانس نہیں لیتے، لہذا سورہ کہف والی جگہ میں سکتے اس طرح کرے کہ عِوَجًا دوزبر کی تنوین کو الف سے بدل دیں، اسی طرح مَّن رَّاقِ میں مَّن کے نون کو ساکن پڑھ کر سکتے کریں آگے رَاقِ میں نہ ملائیں، اور یہی صورت بَلْ رَانَ میں سمجھیں پہلے دو موقعوں میں وقف کرنا بھی صحیح ہے، اسی لیے وقف کی رمزیں بھی بنی ہوئی ہیں۔



تحسین القراءۃ

42

رآن

سبق نمبر 24



رَمُوزِ اَوَاقِف



- ۱ ﴿وقف النبی ﷺ﴾ ایسی جگہ وقف کرنا چاہیے۔
- ۲ ﴿وقف منزل﴾ ایسی جگہ وقف کرنا بہتر ہے۔
- ۳ ﴿وقف غفران﴾ ایسی جگہ وصل سے وقف بہتر ہے۔
- ۴ ﴿وقف کفران﴾ ایسے موقع پر وقف نہیں کرنا چاہیے۔
- ۵ ﴿وقف کو معافہ کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک جگہ وقف کیا جائے تو دوسری جگہ وقف نہ کیا جائے یعنی ان میں سے ایک جگہ وقف کرنا چاہیے یا کسی جگہ نہ کیا جائے ایسی جگہ وقف کرنا بہتر ہے۔
- ۶ ﴿وقفہ﴾ یہاں پر وقف نہیں کرنا چاہیے۔
- ۷ ﴿صلی﴾ ایسی جگہ پر وقف ناجائز ہے۔
- ۸ ﴿لا﴾ ایسی جگہ پر وقف کرنا بہتر اور مناسب ہے۔
- ۹ ﴿م﴾ ایسی جگہ پر بھی وقف کرنا بہتر ہے۔
- ۱۰ ﴿ط﴾ ایسی جگہ وقف کرنا بھی اور وقف نہ کرنا بھی جائز ہے
- ۱۱ ﴿ج﴾ ایسی جگہ وقف کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہے
- ۱۲ ﴿ز﴾ لیکن نہ کرنا بہتر ہے۔

تحسين القرآن

43

- ۱۳ ﴿ص﴾ یہاں مجبوری کی حالت میں وقف کرنا جائز ہے اگر نہ کریں تو بہتر ہے۔
- ۱۴ ﴿ق﴾ یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔
- ۱۵ ﴿قف﴾ یہاں مجبوری کی حالت میں ٹھہر سکتے ہیں۔
- ۱۶ ﴿صل﴾ یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔
- ۱۷ ﴿قلا﴾ یہاں بہتر ہے کہ وقف نہ کریں۔
- ۱۸ ﴿O﴾ یہ آیت کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔



خاص موقعوں کی دعائیں

قبروں کی زیارت کی دعا

اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ، مِنْ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلْحَقُّوْنَ، نَسْأَلُ
اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِیَةَ

اے ان گھروں والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور ہم ان شاء اللہ تمہیں ملنے
والے ہیں اور ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ (مسلم)
دعائے قنوت وتر

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدِیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافِیْتَ
وَتَوَلَّیْنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطِیْتَ وَقِنِیْ
شَرَّ مَا قَضِیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا
یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادِیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا
وَتَعَالٰیْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ.

ترجمہ: اے اللہ! ہدایت دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت
دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی اور دوست بنا مجھے ان لوگوں میں
جنہیں تو نے دوست بنایا اور برکت ڈال میرے لیے ان چیزوں میں جو تو نے مجھے دی
اور بچا مجھے اس چیز کے شر سے جس کا تو نے فیصلہ کر دیا اس لیے کہ فیصلہ کرنے والا تو ہی
ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا بلاشبہ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کو تو دوست
بنالے اور وہ عزت نہیں پاسکتا جس کا تو دشمن ہو جائے بہت برکتوں والا ہے تو اے
ہمارے رب اور بہت بلند ہے اور رحمتیں نازل کرنی ﷺ پر۔ (ابوداؤد)

خاص موقعوں کی دُعائیں 45

وتروں کے بعد کی دعا: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین مرتبہ (ابوداؤد)
 پاک ہے بادشاہ نہایت پاک (آخری مرتبہ کہے) رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ
 کھانا کھانے سے پہلے کی دعا: بِسْمِ اللَّهِ اگر یہ بھول جائے تو پھر
 بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ. (ابوداؤد)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں اسکے شروع میں اور آخر میں
 کھانا کھانے کے بعد کی دعا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا
 ترجمہ: ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کھلایا پلایا اور خلق کے
 راستے بسبھولت اتارا اور اس کے (فضل کے) نکالنے کا راستہ بنایا۔ (ابوداؤد)
 روزہ افطار کرنے کی دعا:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.
 ترجمہ: چلی گئی پیاس اور تر ہو گئیں رگیں اور ثابت ہو گیا اجر اگر اللہ نے چاہا۔ (ابوداؤد)
 مہمان کی میزبان کے لیے دعا:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.
 ترجمہ: اے اللہ! برکت عطا فرما ان کے لیے ان چیزوں میں جو دیں تو نے انکو
 اور انہیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما (صحیح مسلم)

سفر کی دعا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِي
 سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۖ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا
 لَمُنْقَلِبُونَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرَّ

خاص موقعوں کی دُعا 46

وَالْتَقَوُیْ وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ.

سفر سے واپسی پر بھی نبی ﷺ یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے

اِیُّوْنَ، تَاۤیِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. (صحیح مسلم)
سونے کے وقت کی دعا اَللّٰهُمَّ بِسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا.

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔ (بخاری)
سو کراٹھنے کے بعد کی دُعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

ترجمہ: ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا مارنے کے بعد اور اُسی کی طرف ہی اُٹھ کر جانا ہے۔ (بخاری)

سجدہ تلاوت کی دُعا: سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.

ترجمہ: میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ نکالے اپنی طاقت اور قوت سے، پس برکت والا ہے اللہ

جو سب بنانے والوں سے اچھا ہے۔ (مسند احمد)

خاص موقعوں کی دُعا 47 ائیں

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ (گھر سے نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور نہ گناہ سے بچنے کی توفیق ہے اور نہ نیکی کرنے کی، مگر اللہ کی توفیق ہی سے (ابوداؤد)

گھر میں داخل ہونے کی دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور اپنے رب ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔ (ابوداؤد)

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (بخاری)

اللہ کے نام کے ساتھ! یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں سے اور خبیثیوں سے۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا: غُفْرَانَكَ۔ ترجمہ: اللہ تو بخش دے (ابوداؤد)

اذان کے بعد درود شریف اور دعا: پہلے درود پڑھیں بنی کریم ﷺ پر پھر یہ دعا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اَنْتَ مُحَمَّدٌ الْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ وَاَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ۔ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! سیدنا محمد ﷺ کو خاص قرب اور خاص فضیلت اور انہیں فائز فرما اس مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے

خاص موقعوں کی دُعا 48 ائیں

مسجد سے نکلنے کی دُعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)
مسجد میں داخل ہونے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ (ابن ماجہ)

اے اللہ کھول دے تو میرے لیے رحمت کے دروازے۔

چاند دیکھنے کی دُعا اَللّٰهُمَّ اِهْلَہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ
وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبِّكَ اللّٰهُ۔

ترجمہ: اے اللہ! طلوع فرما اسے ہم پر امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، اے
چاند تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔ (ابوداؤد)

چھینک کی دُعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اسکا بھائی کہے۔ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اللّٰہُ تجھ پر رحم
کرے۔ جب اسکا بھائی یہ کہے تو وہ یہ کہے، یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحْ بِاَلْکُم۔

اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے اعمال درست کرے (بخاری)

ماں باپ کے لیے دُعا:

رَبِّ اَرْحَمْہُمَا کَمَا رَبَّیَّانِیْ صَغِیْرًا۔ (بنی اسرائیل)

ترجمہ: اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔
شرک سے خوف کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِکَ وَاَنَا اَعْلَمُ
وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے
ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نہیں جانتا (صحیح الجامع)

خاص موقعوں کی دُعا 49

بازار میں داخل ہونے کی دعا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور کے اسی لیے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ترمذی)

مرغ کی آواز سن کر یہ کہو
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (بخاری)

گدھے کی آواز سن کر یہ کہو
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (ابوداؤد)

مقام درد کی دُعا: جو شخص اپنے جسم میں درد محسوس کرے وہ اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھ کر (بِسْمِ اللَّهِ) تین مرتبہ اور سات مرتبہ یہ کہے (أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَاطِرُ) (مسلم)

بیمار پرسی کے وقت کی دُعا:
أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ

میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے، کہ وہ تجھے شفا دے۔ (ابوداؤد)

کفار کی شرارتوں کے وقت کی دُعا:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ہم ان کی شرارتوں سے

تجھ سے پناہ مانگتے ہیں۔ (مسند احمد)

خاص موقعوں کی دُعا 50

چڑھائی چڑتے وقت کی دعا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے
 چڑھائی اترتے وقت کی دعا: سُبْحَانَ اللّٰهِ اللہ پاک ہے
 سید الاستغفار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صدق دل سے صبح کے وقت پڑھے گا اور شام
 سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے گا اور صبح سے پہلے فوت ہو گیا وہ بھی جنتی ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا
 عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا
 صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَاِنَّهٗ
 لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری)

نماز جنازہ: جو کسی مسلمان کا نماز جنازہ ادا کرتا ہے اس کو ایک تیرا طوبیٰ ملتا ہے یعنی احد پہاڑ کے برابر
 پہلی دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا
 وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا
 فَاحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَقَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ ،
 اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔ (ابن ماجہ)

دوسری دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ
 وَاَكْرِمْ نَزْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ
 وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ اِلَّا بَيْضُ مِنَ
 الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ
 وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ

خاص موقعوں کی دُعا 51

الْقَبْرِ (وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ) (مسلم)
 اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلٍ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ
 فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ ،
 فَاعْفِرْ لَهُ ، وَارْحَمْهُ ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ . (ابوداؤد)
 اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَّتِكَ اِحْتَاجُ إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ
 غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَرِّدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ
 كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ . (حاکم)
 بچے کی نماز جنازہ کی دعا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَآجِرًا (بخاری)
 اے اللہ! بنادے اسکو ہمارے لیے جا کر مہمانی تیار کرنے والا، پیش رو اور باعث اجر۔
 تعزیت کی دعا إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ
 شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (بخاری)
 یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور اس کے پاس ہر چیز
 مقررہ وقت کے ساتھ ہے۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ صبر کرو اور ثواب کی نیت رکھو۔

نماز استخارہ کی دعا: با وضو ہو کر دو نفل پڑھے پھر یہ دعا پڑھے ہذا الامر کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
 وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا
 أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ، اللَّهُمَّ إِنْ

خاص موقعوں کی دُعا 52

كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ.
وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ
وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ. (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ خیر کا سوال کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میری قسمت میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر میرے لیے اس میں برکت فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور میری قسمت میں بھلائی کر جہاں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

آپکے بچوں کیلئے شعبہ تحفیظ القرآن بالتجوید کی مثالی درس گاہ
عہدہ تعلیم و تربیت کیلئے شب و روز دینی جوش و جذبے کے ساتھ کوشاں

مرکز تحفیظ القرآن والسنة

جامع مسجد اقصیٰ - بلاک نمبر 1 - سیکٹر - اے - ٹو - ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4087248